اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 1121:

تین طلاق کے بعد صلح کر کے ساتھ رہنے کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تین طلاق کے بعد محض صلح کر کے میاں بیوی کے ساتھ رہنے کا حکم:

آجکل ایک افسوس ناک سلسلہ یہ چل نکلا ہے کہ جب شوہر بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو اس کے بعد خاندان کے افراد اور جرگے والے میاں بیوی کی صلح کرا لیتے ہیں یا میاں بیوی خود ہی صلح کر لیتے ہیں اور یوں دونوں پھر سے ساتھ رہنے لگ جاتے ہیں۔ حالاں کہ شریعت کی رو سے تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد محض باہمی صلح کر کے میاں بیوی کا ساتھ رہنا ناجائز اور گناہ ہے، ایسی صورت میں پوری زندگی حرام کاری جیسے سنگین جرم میں مبتلا رہنے کا گناہ بھی اعمال نامہ کو سیاہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

واضح رہے کہ تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد میاں بیوی کا محض صلح کر کے ساتھ رہنا اس لیے غلط اور گناہ ہے کہ:

1۔ قرآن وسنت اور اجماعِ امت کی رو سے تین طلاق دینے سے تین طلاقیں ہی واقع ہوتی ہیں، اور تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد قرآن وسنت سے ثابت شرعی حلالہ کیے بغیر محض صلح کرا کر میاں بیوی کا ساتھ رہنا واضح طور پر ناجائز ہے، ایسی صلح کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی اس کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے حلال ہو سکتے ہیں۔

2۔ تین طلاق کے بعد تو میاں بیوی کا نکاح ہی ختم ہو جاتا ہے، وہ میاں بیوی نہیں رہتے، اس لیے محض صلح کرا کر ساتھ رہنے کا مطلب یہی ہے کہ اجنبی مرد اور عورت ساتھ رہ رہے ہیں، جس کی وجہ سے حرام کاری کا ارتکاب ہی ہو سکتا ہے۔ اس لیے ایسی صلح واضح طور پر غلط ہے۔

تنبیہات:

1۔ زیرِ بحث مسئلے میں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ جس طرح تین طلاقیں دینے کے بعد باہمی صلح کرانے سے میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے حلال نہیں ہو جاتے اسی طرح تین طلاق کو ایک طلاق سمجھنے والے کسی فرقے یا مذہبی اسکالر سے ایک طلاق کا فتویٰ لے لینا بھی ہرگز درست نہیں، ایسا فتویٰ واضح طور پر غلط بلکہ قرآن

وسنت اور اجماعِ امت کے بھی خلاف ہے،اس لیے اس کی وجہ سے کوئی حرام کام حلال نہیں ہو جاتا۔

2۔ ماقبل میں تین طلاقیں دینے کے بعد اختیار کیے جانے والے جو حیلے بہانے ذکر کیے گئے ہیں، یہ اور ان کے علاوہ ایسے جتنے بھی جھوٹ پر مبنی طریقے اپنائے جاتے ہیں وہ سنگین گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں اور ان کی وجہ سے تین طلاق کے مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی ان کی وجہ سے کوئی حرام کام حلال ہو سکتا ہے۔ اس لیے طلاق دینے میں بھرپور احتیاط سے کام لینا چاہیے، اور اگر خدانخواستہ طلاق کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو وہ واقعہ صحیح تفصیلات اور الفاظِ طلاق کے ساتھ کسی مستند مفتی صاحب یا دارالافتاء کے سامنے ذکر کر کے ان سے فتویٰ حاصل کیا جائے تاکہ شرعی حکم معلوم ہو سکے۔

تین طلاقیں تین واقع ہونے پر اجماع کی صراحت:

واضح رہے کہ تین طلاقیں دینے سے تین طلاق ہی واقع ہوتی ہیں، یہ بات قرآن وسنت سے بھی ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع بھی ہے۔ ذیل میں تین جلیل القدر اکابرِ امت سے اس مسئلے پر اجماعِ امت کی صراحت ذکر کی جاتی ہے:

- أحكام القرآن للجصاص:

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ أَقَاوِيلِ السَّلَفِ فِيهِ وَأَنَّهُ يَقَعُ وَهُوَ مَعْصِيَةٌ، فَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ السَّلَفِ تُوجِبُ إيقَاعَ الثَّلَاثِ مَعًا وَإِنْ كَانَتْ مَعْصِيَةً.

(سورة البقرة آية: ٢٣٠ ذِكْرُ الْحِجَاجِ لِإِيقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ مَعًا)

- عمدة القاري شرح صحيح البخاري:

ومذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم منهم الأوزاعي والنخعي والثوري وأبو حنيفة وأصحابه ومالك وأصحابه والشافعي وأصحابه وأحمد وأصحابه وإسحاق وأبو ثور وأبو عبيد وآخرون كثيرون على أن من طلق امرأته ثلاثا وقعن ولكنه يأثم، وقالوا: من خالف فيه فهو شاذ مخالف لأهل السنة، وإنما تعلق به أهل البدع ومن لا يلتفت إليه

لشذوذه عن الجماعة التي لا يجوز عليهم التواطؤ على تحريف الكتاب والسنة.
(باب من أجاز طلاق الثلاث)

- فتح الباري شرح صحيح البخاري:

فَالرَّاجِحُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَإِيقَاعُ الثَّلَاثِ لِلْإِجْمَاعِ الَّذِي انْعَقَدَ فِي عَهْدِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ، وَلَا يُحْفَظُ أَنَّ أَحَدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ خَالَفَهُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَقَدْ دَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى وُجُودِ نَاسِخٍ وَإِنْ كَانَ خَفِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ حَتَّى ظَهَرَ لِجَمِيعِهِمْ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَالْمُخَالِفُ بَعْدَ هَذَا الْإِجْمَاعِ مُنَابِذٌ لَهُ، وَالْجُمْهُورُ عَلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَنْ أَحْدَثَ الِاخْتِلَافَ بَعْدَ الِاتِّفَاقِ، وَاللهُ أَعْلَمُ. (بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

14ربیع الاوّل1444ھ/11اکتوبر2022